کتابِ اُردو

چھٹی جماعت کے لیے

خرم علی شفیق

زیرِ نگرانی اقبال اکادمی پاکستان

ٹاپ لائن پبلشرز
کراچی...لاہور...راولپنڈی

اِس کتاب کے بارے میں

بہت کم لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ علامہ اقبال نے اپنے شاگرد حکیم احمد شجاع کے ساتھ مل کر اُردو کی درسی کتابوں کا ایک سلسلہ مرتب کیا تھا جو چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے لیے تھا۔ اس کا نام اُردو کورس تھا اور یہ پہلی دفعہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا۔ بعد میں اس میں پانچویں جماعت کی کتاب کا اضافہ بھی ہوگیا۔ یہ کتابیں اس زمانے میں بہت مقبول ہوئیں اور پاکستان بننے کے چند برس بعد تک اسکولوں میں پڑھائی جاتی رہیں۔

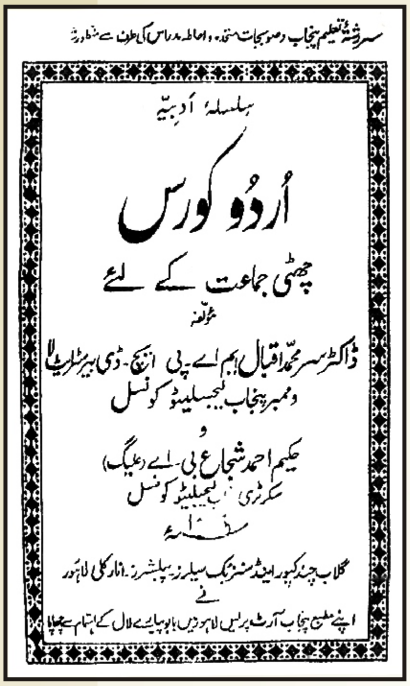
سررشتۂ تعلیم پنجاب و صوبجات متحدہ، و احاطہ مدراس کی طرف سے منظور شدہ

سلسلۂ ادبیہ

اُردو کورس

چھٹی جماعت کے لئے

مؤلفہ

ڈاکٹر سر محمّد اقبال ایم اے۔ پی ایچ۔ ڈی بیرسٹرایٹ لا
و ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل

و

حکیم احمد شجاع بی۔ اے (علیگ)
سکرٹری لیجسلیٹو کونسل

گلاب چند کپور اینڈ سنز بک سیلرز، پبلشرز۔ انار کلی لاہور
نے
اپنے مطبع پنجاب آرٹ پریس لاہور میں بابو پیارے لال کے اہتمام سے چھاپا

آپ کو جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے، یہ اُسی درسی کتاب کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے جسے علامہ اقبال اور حکیم احمد شجاع نے مرتب کیا تھا۔ ہم نے بہت سے پرانے اسباق نکال کر اُن کی جگہ نئے اسباق رکھ دیے ہیں اور ہر سبق کے لیے نئی سرگرمیاں تیار کی ہیں جو موجودہ زمانے کے مطابق ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کے منظور کردہ موجودہ نصاب کا خیال بھی رکھا ہے۔

لیکن یہ شاندار عمارت اُسی بنیاد پر قائم ہے جو پاکستان کا تصور دینے والے حکیم الامت نے اپنے چہیتے شاگرد کے ساتھ مل کر ہمارے لیے قائم کی تھی۔ آیے ہم آپ کو ذرا تفصیل سے بتائیں۔ علامہ اقبال اور حکیم احمد شجاع نے دیباچے میں اپنی درسی کتابوں کی امتیازی خصوصیات یوں بتائی تھیں:

> اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ پرانے اساتذۂ فن کے نتائج فکر کے ساتھ ساتھ زمانۂ حال کے اُن انشاپردازوں اور شاعروں کے مضامینِ نظم و نثر بھی طالبِ علم کی نظر سے گزریں جنھوں نے اُردو کو ایک ایسی زبان بنانے کی ان تھک اور کامیاب کوششیں کی ہیں جو موجودہ ضروریات کے مطابق اور ادائے مطالب پر قادر ہو۔ مضامین کے انتخاب کے تنوع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اِس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر مضمون ادبی خوبیاں رکھنے کے ساتھ نئی معلومات کا حامل ہو۔
>
> درسی کتابوں پر بالعموم متانت کا رنگ اِس قدر غالب ہوتا ہے کہ طالب علم ان میں زیادہ دلچسپی نہیں لے سکتے۔ اس نقص کو دُور کرنے کے لیے اس سلسلہ میں ظریفانہ مضامینِ نظم و نثر کی چاشنی بھی شامل کر دی گئی ہے کیونکہ نوعمر بچّوں کے دل و دماغ تک دلچسپ پیرایۂ اظہار کی وساطت ہی سے رسائی ممکن ہے۔ مضامین زیادہ تر ایسے ہی منتخب کیے گئے ہیں جن میں زندگی کا روشن پہلو جھلکتا ہو تا کہ طالبِ علم اس کے مطالعہ کے بعد کشاکشِ حیات میں زیادہ استقلال، زیادہ خودداری اور زیادہ اعتماد سے حصہ لے سکیں۔ حقیقت میں ادبیات کی تعلیم کا یہی مقصد ہونا چاہیے کہ ادبی ذوق کی تربیت کے ساتھ ساتھ طلبہ کی وسیع النظری اور اُن کے دل و دماغ کی جامعیت بھی نشو و نما پائے۔

یہی تمام باتیں کتابِ اُردو کی تیاری کے دوران سامنے رکھی گئی ہیں۔ اس کے مولف خرم علی شفیق، اقبالیات کے موضوع پر اُردو اور انگریزی میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ علامہ اقبال کی باتصور سوانح پر انہیں حکومتِ پاکستان کی جانب سے صدارتی اقبال ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ماہرِ تعلیم کی حیثیت میں بھی وہ نصاب سازی، اساتذہ کی تربیت اور تدریسی وسائل کی تیاری کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔

ہم یہ کتاب اس اعتماد کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ معیار اور تزئین و آرایش کے لحاظ سے اسے دنیا کی کسی بھی زبان کی درسی کتاب کے مقابلے پر رکھا جا سکتا ہے۔

ناشرین

چھٹی جماعت کے لیے

فہرست

حِصّہ اوّل

۱	بچّے کی دُعا (نظم)	۳
۲	مُسدّسِ حالی (نظم)	۷
۳	نیک دل شہزادہ	۱۱
۴	سیمرغ	۱۹
۵	دنیا کی آبادی	۲۵

حِصّہ دوم

۶	سکندرِ اعظم	۳۳
۷	فرض شناسی	۳۹
۸	دانت اور بال	۴۵
۹	بیگم رعنا لیاقت علی خاں	۵۱
۱۰	میں بھی پاکستان ہوں (نظم)	۵۷

حِصّہ سوم

۱۱	حکایاتِ رُومی	۶۳
۱۲	مہمان نوازی	۶۹
۱۳	ایک عظیم مقصد	۷۵
۱۴	دنیا کی سب سے بڑی چیز	۸۱
۱۵	کلامِ اکبر (نظم)	۸۹

حِصّہ چہارم

۱۶	اے وطن کے سجیلے جوانو (نظم)	۹۵
۱۷	انسپکٹر جمشید	۹۹
۱۸	مادام کیوری	۱۱۱
۱۹	مرزا چُونگا	۱۱۹
۲۰	شرافت (نظم)	۱۲۹

سبق ۱۴

دنیا کی سب سے بڑی چیز

نثر | اخلاقیات

مقاصد

۱ دلچسپ تاریخی واقعات کو کہانی کے پیرائے میں سمجھ سکیں اور بیان کر سکیں۔

۲ اردو میں واقعات، کہانی، تقریر، خطبہ اور اعلانات وغیرہ سن کر اُن کہی باتوں کا واضح ادراک اور تجزیہ کر سکیں۔

۳ متلازم الفاظ کی پہچان اور اس کا استعمال سیکھ سکیں۔

پڑھتے ہوئے

اِس سبق میں دوطرح کے سوالات ہیں۔ کچھ سوال ذاتی ہیں، مثلاً کوئی کردار دوسرے سے پوچھتا ہے کہ وہ چنے کیوں کھا رہا ہے یا غمگین کیوں ہے۔ اس کے برعکس کچھ سوال اُصولی ہیں یعنی اُن کا تعلق کسی کردار کے مزاج سے نہیں بلکہ دنیا کی کسی حقیقت سے ہے، مثلاً کوئی کردار پوچھتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے۔

۱ اس سبق میں تمام ذاتی سوالات کے نیچے خط کھینچیں اور تمام اُصولی سوالوں کے نیچے لہردار خط کھینچیں۔

۱

ایک دِن جب بیربر دربار سے گھر کو جا رہا تھا۔ اُس نے رستے میں دیکھا کہ ایک غریب لڑکا درخت کے نیچے بیٹھا ہے۔ اور ایک ایک کرکے چنے چبا رہا ہے۔

بیربر نے تعجب سے پوچھا کہ یہ تم ایک ایک دانہ کیوں کھا رہے ہو۔ مٹھی بھر چنے ہیں ایک دو دفعہ ختم کر ڈالو۔

لڑکا پہلے تو کچھ خاموش رہا۔ پھر آہستہ سے بولا۔ ”وزیر صاحب میں کئی دن کا بھوکا ہوں۔ یہ مٹھی بھر چنے میرے لیے بالکل ناکافی ہیں۔ اسی لیے ایک ایک دانہ کھا رہا ہوں کہ شاید اسی طرح کچھ تسلی ہو جائے۔“

بیربر یہ جواب سُن کر بہت خوش ہوا۔ اور لڑکے کو اپنے گھر لے گیا۔ وہاں اُسے عمدہ کھانا ملتا تھا۔ عمدہ کپڑا دیا جاتا تھا۔ اور ایک سجا ہوا کمرہ اس کے رہنے کے لیے مقرر تھا۔ چند ہی دنوں میں اس کی حالت تبدیل ہو گئی۔ اُس کے چہرے پر رونق آ گئی۔ جسم خوب بھر گیا۔ جو دیکھتا تھا اس کی طبیعت خوش ہو جاتی تھی۔

معلومات

راجہ بیربر

راجہ بیربر کا اصل نام مہیش داس تھا۔ وہ شہنشاہ اکبر کا خاص مشیر تھا۔ بیربر کا لقب اُسے شہنشاہ ہی نے دیا تھا، جو اصل میں ”ویر“ اور ”ور“ الفاظ سے نکلا تھا جن کے معانی ”بہادر“ اور ”عظیم“ ہیں۔ آج کل اِس لقب کو ”بیربل“ بھی لکھا جاتا ہے۔

میری لغت

'دنیا کی سب سے بڑی چیز' کے کچھ نئے الفاظ

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

۲

کہتے ہیں بادشاہ اکبر بعض اوقات اپنے وزیروں سے بڑے بڑے مشکل سوال کیا کرتا تھا۔ ایک دن بیربر سے بولا: کیوں بیربر دُنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے؟

بیربر نے کہا: یہ سوال بڑا مشکل ہے۔ اس کا جواب دینے کے لیے ایک ماہ کی مہلت ملنی چاہیے۔

بادشاہ نے مہلت تو دے دی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس عرصے کے بعد مجھے صحیح جواب نہ ملا تو تمھیں قتل کر دیا جائے گا۔

اب بیربر دن رات اُداس رہنے لگا۔ وہ سوچتا تھا کہ کیا کروں اور کس طرح پتا چلاؤں۔ کہ دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے۔ کسی نے کہا خوبصورتی۔ کسی نے کہا اولاد۔ کسی نے کہا تندرستی۔ غرض جو جس کے جی میں آیا کہا مگر بیربر کو ان میں سے کوئی جواب بھی پسند نہ آیا۔ یہاں تک کہ اُنتیس دن گزر گئے۔ دوسرا دن جواب کے لیے آخری دن تھا۔ بیربر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اتنے میں اُس لڑکے نے سامنے آ کر رونے کی وجہ دریافت کی۔ بیربر نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ لڑکے نے کچھ دیر کے بعد جواب دیا: ''دنیا میں سب سے بڑی چیز عقل ہے۔''

بیربر نے سوچ کر دیکھا تو لڑکے کی بات دل میں کُھب گئی۔ دوسرے دن جب دربار میں گیا تو طبیعت بشاش تھی۔ بادشاہ نے تخت پر پاؤں رکھتے ہی پوچھا: ''بیربر! بولو۔ دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے؟''

بیربر نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ باندھ کر جواب دیا: ''بادشاہ سلامت! دنیا میں سب سے بڑی چیز عقل ہے۔''

بادشاہ نے جواب دیا: ''بیربر تم نے ٹھیک کہا ہے۔ واقعی دنیا میں سب سے بڑی چیز عقل ہے مگر اب یہ بتاؤ کہ عقل کھاتی کیا ہے؟ اس کے لیے بھی تمھیں ایک ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ اور اس دفعہ بھی شرط یہی ہے کہ اگر جواب صحیح نہ ہوا تو تمہارا سر کاٹ دیا جائے گا۔''

معلومات

مغلیہ سلطنت

مغلیہ سلطنت (۱۵۲۶ء سے ۱۸۵۷ء) برصغیر پر حکومت کرنے والی مسلمان سلطنت تھی جس کی بنیاد ظہیر الدین بابر نے ۱۵۲۶ء میں رکھی تھی۔ مغلیہ سلطنت اپنے عروج کے دور میں تقریباً پورے برصغیر اور آدھے افغانستان پر پھیلی ہوئی تھی۔ مغلیہ سلطنت کے آخری فرماں روا بہادر شاہ ظفر تھے۔

بیربر کے ہوش اُڑ گئے۔ وہ دن رات سوچتا رہتا تھا مگر اُسے کوئی خیال نہ سوجھتا تھا۔ جب مہینے کے اُنتیس دن گزر گئے تو ایک ٹوٹی ہوئی کھاٹ لے کر لیٹ گیا۔ سارے محل میں شور مچ گیا۔ ہوتے ہوتے اُس لڑکے تک بھی یہ بات پہنچ گئی۔ اُس نے آ کر پوچھا: ''کیوں مہاراج! اب آپ کے رنجیدہ ہونے کا کیا سبب ہے؟''

بیربر نے غمگین لہجہ میں جواب دیا: ''بیٹا! بادشاہ نے اب کے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب نہایت مشکل ہے۔ تم بھی نہ بتا سکو گے۔''

لڑکے نے کہا: ''کیا سوال ہے؟''

''یہ کہ عقل کھاتی کیا ہے؟''

لڑکے نے جواب دیا۔ ''یہ سوال تو پہلے سوال سے بھی آسان ہے۔ جا کر بادشاہ سلامت سے کہہ دیجیے کہ عقل غم کھاتی ہے۔ غم وہی کھاتے ہیں، فکر وہی کرتے ہیں جو دانا ہیں۔ جن کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل نہیں، وہ نہیں کھاتے نہ کبھی فکر کرتے ہیں۔ نہ کچھ سوچتے ہیں۔''

بیربر کے مردہ جسم میں جان پڑ گئی۔ یہ جواب بالکل درست معلوم ہوا۔ دوسرے دن دربار گئے۔ وقت مقررہ پر اکبر بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا اور چھوٹتے ہی پوچھا: ''بیربر! میرے سوال کا جواب لائے؟''

بیربر نے سر جھکا کر جواب دیا: ''بادشاہ سلامت! دنیا میں سب سے بڑی چیز عقل ہے اور وہ غم کھاتی ہے۔''

اکبر نے کہا: ''بیربر! تم نے بہت ٹھیک کہا۔ سچ مچ عقل کی خوراک غم ہے۔ مگر اب یہ بتاؤ کہ عقل پیتی کیا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ یہ سوال بھی بہت مشکل ہے۔ اس لیے اب کے بھی تمھیں ایک مہینے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر جواب درست نہ ہوا تو جان کی خیر نہ سمجھو۔''

معلومات

شہنشاہ جلال الدین اکبر

شہنشاہ جلال الدین اکبر (۱۵۴۲ء سے ۱۶۰۵ء) نے طویل عرصہ حکومت کی اور مغل سلطنت کو وسیع کر دیا۔ باوجود اَن پڑھ ہونے کے، نہایت اعلیٰ دماغ اور ذہین و فطین شخص تھا۔ اپنے دربار میں ابوالفضلؔ اور فیضیؔ جیسے عالم فاضل جمع کر رکھے تھے۔ اُس دور میں ایران سے بہت سے شاعر اور ہنر مند بھی بہتر مستقبل کی تلاش میں یہاں آئے۔

۴

بیر بر کے سر پر بجلی سی گر پڑی۔ اُنھوں نے سوچا۔ دو دفعہ لڑکا جان بچا چکا ہے۔ مگر اس مرتبہ سوال بہت ہی مشکل ہے۔ اس کا جواب وہ بھی نہ دے سکے گا۔ پھر داناؤں سے پوچھا۔ کوئی جواب ٹھیک نہ معلوم ہوا۔ آخر کار جب مہینہ ختم ہونے والا تھا۔ اُس نے پھر اُسی لڑکے سے پوچھا۔ لڑکے نے جواب دیا: ''مہاراج دنیا میں سب سے بڑی چیز عقل ہے۔ وہ غم کھاتی ہے اور غصہ پیتی ہے۔ غصہ وہی پی سکتا ہے اور اپنے آپ پر قابو وہی پا سکتا ہے جو عقلمند ہو۔ نادان لوگ ذرا ذرا سی بات پر لڑ مرتے ہیں اور اپنی اور اپنے رشتہ داروں کی زندگیاں برباد کر دیتے ہیں۔''

بیر بر نے دربار میں جا کر یہ جواب بھی سُنا دیا۔ اکبر بادشاہ بہت خوش ہوئے اور بولے: ''بیر بر! اب ایک اور سوال کہ عقل کی شکل کیا ہے؟ جاؤ جا کر مہینہ بھر غور کرو اور اس کا جواب مجھے لا کر دو۔ ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے۔''

۵

عقل کی شکل کیا ہے۔ بیر بر سمجھ نہ سکے۔ آخر پھر اُسی لڑکے کو بلایا اور کہا: ''اب یہ بتانا باقی ہے کہ عقل کی شکل کیا ہے؟''

لڑکے نے جواب دیا: ''مہاراج! اس سوال کا جواب میں آپ کو بتا تو نہیں سکتا۔ ہاں اتنا کر سکتا ہوں کہ آپ کی بجائے دربار میں چلا جاؤں اور جا کر بادشاہ کے سامنے عقل کی شکل کا نقشہ کھینچ دوں۔ آپ سے جب وہ پوچھیں کہ بتاؤ عقل کی شکل کیا ہے تو آپ بے خوفی سے کہہ دیں کہ اس سوال کا جواب میرا ایک ملازم لڑکا دے گا۔ اُسے بلوا بھیجئے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا اُس سے میں سمجھ لوں گا۔''

بیر بر نے ایسا ہی کیا اور دربار میں جا کر کہہ دیا کہ بادشاہ سلامت! آپ کے اس آخری سوال کا جواب میرا ایک ملازم لڑکا دے سکے گا۔ حکم ہو تو اُسے بلا لیا جائے۔

بادشاہ نے سر ہلا کر رضامندی کا اظہار کیا۔ بیر بر نے ایک آدمی اپنے گھر بھیج دیا۔

۶

جب لڑکا دربار میں آیا تو شہزادوں کا سا لباس پہنے ہوئے تھا اور بہت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے دربار میں حاضر ہو کر ادب سے سلام کیا اور چپ چاپ کھڑا ہو گیا۔

اکبر نے پوچھا: ''کیوں لڑکے! کیا تجھے معلوم ہے کہ عقل کی شکل کیا ہے؟''

لڑکے نے جواب دیا: ''ہاں بادشاہ سلامت! مجھے معلوم ہے کہ عقل کی شکل کیسی ہے مگر ایک عرض ہے۔''

''کیا؟''

معلومات

فتح پور سیکری

بھارت کے صوبے اُتر پردیش میں واقع ایک شہر ہے۔ اس کی تعمیر مغل شہنشاہ اکبر نے ۱۵۷۰ء میں کی تھی۔ یہ شہر ۱۴ سال تک مغل سلطنت کا دارالحکومت بھی رہا۔ اب یہ شہر سیاحت کے لیے مشہور ہے۔ شہر کی باقیات میں مسجد، محل اور دیوان خاص عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیے جا چکے ہیں۔

''ایک گھنٹے کے لیے مجھے بادشاہی دے دی جائے اور تمام حاکموں کو حکم دے دیا جائے کہ وہ میرے ہر ایک حکم کی اس طرح تعمیل کریں۔ جس طرح آپ کی کرتے ہیں۔''

بادشاہ نے کچھ دیر سوچا اور تب جواب دیا: ''مجھے منظور ہے۔''

لڑکا تخت پر چڑھ گیا۔ اور شاہانہ انداز سے چوکی پر بیٹھ گیا۔ تاج اُس کے سر پر تھا۔ تمام درباریوں پر حیرت کا عالم طاری تھا۔ یکا یک لڑکا جوش سے کھڑا ہو گیا۔ اور بولا: ''جلّاد!''

فوراً ہی جلّاد حاضر ہوا۔ لڑکے نے کہا: ''گرفتار کر لو۔ یہ قاتل ہے۔'' یہ کہتے کہتے اس نے اکبر کی طرف اشارہ کر دیا۔

دربار میں شور مچ گیا۔ لوگوں نے تلواریں نکال لیں۔ مگر لڑکا کڑک کر بولا: ''میں بادشاہ ہوں۔ میرے عہدے کی میعاد ایک گھنٹہ ہے۔ اور بادشاہ سلامت گواہ ہیں کہ وہ ابھی پورا نہیں ہوا۔ تم کچھ نہیں کر سکتے۔''

اکبر نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ سب نے تلواریں جھکا لیں۔ لڑکے نے کہا: ''جلّاد تلوار نکال لو۔''

جلّاد نے تلوار نکال لی۔

''آپ سر جھکا لیں۔''

اکبر نے سر جھکا لیا۔

لڑکا بولا: ''بادشاہ سلامت! دیکھ لیجیے۔ عقل کی یہی شکل ہے۔ میں غریب لڑکا ہوں۔ مگر آج تخت پر بیٹھا ہوں۔ آپ بادشاہ ہیں۔ مگر بے بس ہو رہے ہیں۔ عقل اسی طرح اُوپر والوں کو نیچے اور نیچے والوں کو اُوپر کرتی رہتی ہے۔ یہی عقل کی شکل ہے۔ یہی اس کی تصویر ہے۔''

بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اُس کو سوالوں کے جواب مل چکے تھے۔

علامہ اقبال اور شجاع کی بنائی ہوئی مشق

۱. کُھب جانا کا مطلب بتاؤ اور اس کو اپنے فقروں میں استعمال کرو؟
۲. سبق بالا کی مدد سے بتاؤ کہ دنیا کی سب سے بڑی چیز کیا ہے اور وہ کیا کھاتی ہے اور کیا پیتی ہے؟
۳. ثابت کرو کہ عقل غم کھاتی ہے؟
۴. چھوٹے لڑکے نے کس طرح اکبر بادشاہ کو عقل کی شکل دکھائی؟
۵. بجلی گرنا۔ دنگ رہ جانا کا مطلب بتاؤ اور ان کو اپنے فقروں میں استعمال کرو؟

پڑھنے کے بعد

1. مندرجہ ذیل جدول کے دوسرے کالم ''سوال'' میں تمام اصولی سوال لکھیے (سبق پڑھتے ہوئے آپ نے ان کے نیچے لہر دار خط کھینچا ہوگا)۔

شمار	سوال	جواب	دلیل
۱			
۲			
۳			
۴			

2. تیسرے کالم ''جواب'' میں ہر سوال کے سامنے اُس کا جواب کم سے کم الفاظ میں سبق کے مطابق لکھیے۔
3. چوتھے کالم میں ہر سوال کے سامنے اُس کی دلیل لکھیے اگر سبق میں موجود ہے۔ ورنہ کراس کا نشان (x) بنائیے۔
4. اِس سبق سے آپ نے عقل کے بارے میں کیا سیکھا ہے؟ اپنے الفاظ میں مختصر طور پر بیان کیجیے۔

تحقیق کے راستے

پہیلی

❀ شہنشاہ اکبر نے جو سوالات بیربل سے پوچھے تھے، وہ اپنے اطراف موجود لوگوں سے پوچھیں جنھوں نے یہ کہانی نہ سنی ہو۔ مندرجہ ذیل جدول میں اُن کے نام اور جوابات درج کیجیے۔

دُنیا کی سب سے بڑی چیز

شمار	جواب دینے والے/والی کا نام	دنیا کی سب سے بڑی چیز کیا ہے؟	وہ کیا کھاتی ہے؟	وہ کیا پیتی ہے؟	اُس کی شکل کیا ہے؟
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					

قواعد نامہ

متلازم (گروہی) الفاظ

آپ جانتے ہیں کہ لغت میں الفاظ کے معانی ہوتے ہیں۔ تھیسارس (Thesaurus) ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں معانی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اگر آپ کسی تھیسارس میں ''سڑک'' کا لفظ تلاش کریں تو اُس کے ساتھ اِس قسم کے الفاظ ملیں گے: ڈنڈی، پگڈنڈی، راہ، راستہ، شاہراہ، خیابان، روڈ، ذیلی سڑک، گلی۔ اس طرح تھیسارس میں وہ تمام الفاظ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کسی ایک ہی خیال سے وابستہ ہوں۔ ایسے الفاظ کو متلازم یا گروہی الفاظ بھی کہتے ہیں۔

گروہی الفاظ کی فہرست سے آپ کے لیے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ آپ وہ لفظ منتخب کر لیں جو آپ کی ضرورت کے مطابق ہو۔

سرگرمی

1. مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہیں مناسب گروہی لفظ سے پُر کیجیے جو ہر جملے کے سامنے دیے گئے ہیں۔

شمار	جملہ	گروہی الفاظ
۱	آپ ضرور کامیاب ہوں گی کیونکہ آپ سچائی کی .... پر چل رہی ہیں۔	سڑک، ڈنڈی، پگڈنڈی، راہ، راستہ، شاہراہ، خیابان، روڈ، ذیلی سڑک، گلی
۲	عدالت نے بہت غور و خوض کے بعد .... کیا کہ ملزم بے قصور ہے۔	تہیہ، ارادہ، فیصلہ، نتیجہ، قصد، ارمان، خواہش، عزم، آرزو
۳	پاکستان ---بھی، پاکستان یقیں بھی ہے۔	دین، مذہب، فرقہ، ایمان، یقین، عقیدہ
۴	صہبا اختر کی شاعری پاکستان کی .... سے لبریز ہے۔	عشق، پیار، پریم، محبت، چاہت، لگن، لگاؤ، اُنس
۵	پولیس کا کام صرف .... کو پیش کرنا ہے۔ اُسے مجرم قرار دینا یا بری کرنا عدالت کا کام ہے۔	مجرم، ملزم، گناہ گار، قصوروار، مشکوک، مشتبہ، بدمعاش

معلومات

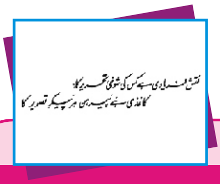

قافیہ

قافیہ اِس بات کو کہتے ہیں کہ کچھ لفظوں کا وزن بھی ایک ہو اور آخر میں آوازیں بھی ایک جیسی ہوں۔ ایسے الفاظ ''ہم قافیہ'' یعنی ایک جیسے قافیے والے الفاظ کہلاتے ہیں: جیسے کھانا، آنا، جانا، پانا۔ الفاظ کا وزن مختلف ہو تو صرف آخری آوازیں ایک جیسی ہونے سے قافیہ نہیں بنتا، جیسے ''آنا'' اور ''کھونا'' ہم قافیہ نہیں ہیں۔

خرم علی شفیق

نمونہ کاپی

کتابِ اُردو

ساتویں جماعت کے لیے

ڈپٹی نذیر احمد

مقبول جہانگیر

منشی پریم چند

علامہ اقبال

زینوفون

ابن صفی

اصغر سودائی

کلیم عثمانی

سید ضمیر جعفری

جمیل الدین عالی

نسیم حجازی

حفیظ جالندھری

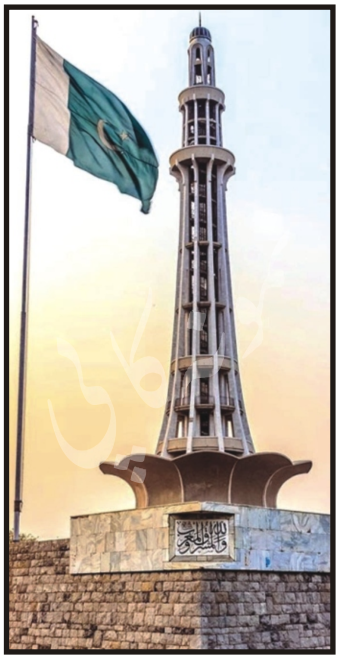
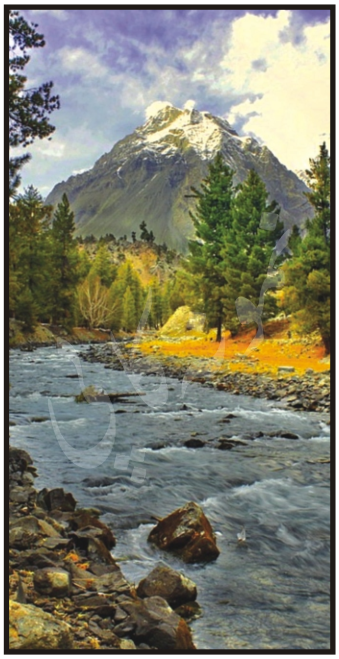

فہرست

حِصّہ اوّل

۱	خدا کی نعمتیں (نظم)	۳
۲	ہم مصطفوی ہیں (نظم)	۹
۳	چت رنجن داس	۱۳
۴	فاطمہ جناح	۲۳
۵	قرآنی دنیا	۲۹

حِصّہ دوم

۶	یہ وطن تمہارا ہے (نظم)	۳۷
۷	توبتہ النصوح	۴۱
۸	کوروشِ بزرگ	۴۷
۹	راشد منہاس کا خط	۵۳
۱۰	پرانی موٹر (نظم)	۶۳

حِصّہ سوم

۱۱	وکیل اور اُس کا بیٹا	۷۱
۱۲	حجِ اکبر	۷۷
۱۳	سپاہی کی بیٹی	۸۵
۱۴	اُلّو	۹۱
۱۵	پاکستان کا مطلب کیا؟ (نظم)	۹۷

حِصّہ چہارم

۱۶	ایک قومی ادارہ	۱۰۵
۱۷	دُشمنوں کا شہر	۱۱۱
۱۸	داستانِ امیر حمزہ	۱۱۹
۱۹	شیر شاہ سوری	۱۲۹
۲۰	قومی ترانہ (نظم)	۱۳۵

سبق ۱۰

پرانی موٹر

نظم | مزاح

مقاصد

١ مزاحیہ شاعری سے لطف اندوز ہو سکیں۔

٢ کسی فن پارے کے مرکزی خیال اور اہم نکات لکھ سکیں۔

٣ فعل ماضی اور ماضی مطلق کی پہچان اور استعمال سیکھ سکیں۔

پڑھتے ہوئے

١ ایسے پانچ مصرعوں پر نشان لگائیے جن پر آپ کو سب سے زیادہ ہنسی آئے۔

عجب اِک بار سا مُردار پہیوں نے اُٹھایا ہے
اِسے انساں کی بد بختی نے جانے کب بنایا ہے
نہ ماڈل ہے، نہ باڈی ہے، نہ پایہ ہے، نہ سایہ ہے
پرندہ ہے جسے کوئی شکاری مار لایا ہے

کوئی شے ہے کہ بَینِ جسم و جاں معلوم ہوتی ہے
کسی مرحوم موٹر کا دُھواں معلوم ہوتی ہے

طبیعت مستقل رہتی ہے ناساز و علیل اِس کی
اَٹی رہتی ہے نہر اِس کی، پھٹی رہتی ہے جھیل اِس کی
توانائی قلیل اِس کی تو بینائی بخیل اِس کی
کہ اِس کو مدتوں سے کھا چکی عمرِ طویل اِس کی

گریباں چاک انجن یوں پڑا ہے اپنے چھپر میں
کہ جیسے کوئی کالا مرغ ہو گھی کے کنستر میں

یہ چلتی ہے تو دوطرفہ ندامت ساتھ چلتی ہے
بھرے بازار کی پوری ملامت ساتھ چلتی ہے
بہن کی اِلتجا، ماں کی محبت ساتھ چلتی ہے
وفائے دوستاں بہرِ مشقت ساتھ چلتی ہے

بہت کم اِس خرابے کو خراب انجن چلاتا ہے
عموماً زورِ دستِ دوستاں ہی کام آتا ہے

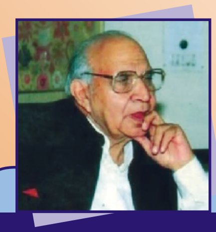

شاعر

سید ضمیر جعفری

سید ضمیر جعفری (١٩١٦ء سے ١٩٩٩ء)، جہلم کے قریب دِینا میں پیدا ہوئے۔ اُردو کے بڑے مزاح نگاروں میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے نظم اور نثر دونوں میں اِظہار کیا۔ دوسری جنگِ عظیم میں فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ میں خدمات انجام دیں۔ پچاس سے زیادہ کتابیں لکھیں جن میں اُڑتے ہوئے خاکے، ضمیریات اور ضمیر حاضر ضمیر غائب شامل ہیں۔

میری لغت

'پرانی موٹر' کے کچھ نئے الفاظ

....

....

....

....

....

کبھی بیلوں کے پیچھے جوت کر چلوائی جاتی ہے
کبھی خالی خدا کے نام پر کھچوائی جاتی ہے
پکڑ کر بھیجی جاتی ہے، جکڑ کر لائی جاتی ہے
وہ کہتے ہیں کہ اس میں پھر بھی موٹر پائی جاتی ہے
اذیّت کو بھی اِک نعمت سمجھ کر شادماں ہونا
تعالیٰ اللہ یوں انساں کا مغلوبِ گماں ہونا

بہ طرزِ عاشقانہ دوڑ کر بیہوش ہو جانا
بہ رنگِ دلبرانہ جھانک کر رُوپوش ہوجانا
بزرگوں کی طرح کچھ کھانس کر خاموش ہوجانا
مسلمانوں کی صورت دفعتاً پُرجوش ہوجانا
قدم رکھنے سے پہلے لغزشِ مستانہ رکھتی ہے
کہ ہر فرلانگ پر اپنا مسافرخانہ رکھتی ہے

دمِ رفتارِ دنیا کا عجب نقشا دکھائی دے
سڑک بیٹھی ہوئی اور آدمی اُڑتا دکھائی دے
نظامِ زندگی یکسر تہ و بالا دکھائی دے
یہ عالم ہو تو اِس عالم میں آخر کیا دکھائی دے
روانی اِس کی اک طوفانِ وجد و حال ہے گویا
کہ جو پرزہ ہے اِک بپھرا ہوا قوّال ہے گویا

شکستہ ساز میں بھی محشرِ نغمات رکھتی ہے
توانائی نہیں رکھتی مگر جذبات رکھتی ہے
پرانے ماڈلوں میں کوئی اونچی ذات رکھتی ہے
ابھی پچھلی صدی کے بعض پرزہ جات رکھتی ہے
غمِ دوراں سے اب تو یہ بھی نوبت آگئی اکثر
کسی مرغی سے ٹکرائی تو خود چکرا گئی اکثر

مشق

١ شاعر نے موٹر کے پہیوں کو ''مُردار'' کیوں کہا ہے؟

٢ ''بھرے بازار کی پوری ملامت ساتھ چلتی ہے'' سے کیا مراد ہے؟

٣ ''عموماً زورِ دستِ دوستاں ہی کام آتا ہے'' یہ مصرعہ پڑھ کر آپ کے تصور میں کیا منظر اُبھرتا ہے؟

٤ شاعر نے موٹر کے پُرزوں کو بچھڑے ہوئے قوّال سے کیوں تشبیہ دی ہے؟

٥ پوری نظم پڑھ کر موٹر کی جو تصویر اُبھرتی ہے اُسے نثر میں تحریر کریں؟

٦ توانائی قلیل اور بینائی بخیل سے کس خرابی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

پڑھنے کے بعد

١ آپ نے جن مصرعوں پر نشان لگائے، اُن میں سے کسی ایک پر گروپ میں گفتگو کیجیے:
- آپ نے یہ مصرعہ کیوں پسند کیا؟

٢ اپنے منتخب مصرعوں میں سے تین یہاں درج کر کے لکھیے کہ آپ نے انھیں کیوں پسند کیا:

میری پسند

١

پسندیدگی کی وجہ:

٢

پسندیدگی کی وجہ:

٣

پسندیدگی کی وجہ:

تحقیق کے راستے

مزاحیہ شاعری

❀ اُردو کے چار شاعروں کی مزاحیہ شاعری سے اپنی پسند کے اشعار درج کیجیے۔ دو شاعروں کے نام درج کر دیے گئے ہیں۔ دو شاعر اپنی پسند سے منتخب کیجیے۔

۱۔ اکبرالہ آبادی

....

....

....

....

۲۔ علامہ اقبال

....

....

....

....

۳۔ ....

....

....

....

....

۴۔ ....

....

....

....

....

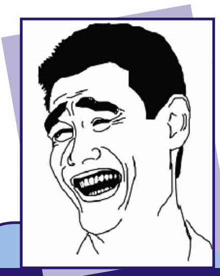

معلومات

مزاحیہ شاعری

مزاحیہ شاعری کا مقصد پڑھنے والے کو ہنسانا ہوتا ہے۔ بعض شاعروں نے سنجیدہ شاعری کے ساتھ ساتھ مزاحیہ شاعری کی اور بعض نے صرف مزاح سے شہرت حاصل کی۔

قواعد نامہ

ماضی مُطلَق

آپ کو معلوم ہے کہ فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا ظاہر کرے، جیسے:

- آپ اسکول آئی تھیں۔ وہاں آپ کلاس میں گئیں۔"

اِس میں "آئی تھیں" اور "گئیں" فعلِ ماضی ہیں لیکن غور کیجیے تو دونوں میں فرق ہے۔ "آئی تھیں" سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد بھی کوئی اور کام ہوا ہوگا۔ لیکن "گئیں" سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے بعد کچھ اور ہوا یا نہیں۔ یہ فعلِ ماضی کی سادہ ترین قسم ہے۔ ماضی مُطلَق کہلاتی ہے (مُطلَق کا مطلب ہے بالکل یا محض)۔

بنانے کا قاعدہ

۱ مصدر کی علامت "نا" ہٹا کر "الف" بڑھا دیتے ہیں، جیسے: کھودنا سے کھودا، رگڑنا سے رگڑا۔

۲ بعض اوقات مصدر کے آخر سے "نا" ہٹانے کے بعد "الف" یا "واؤ" رہ جاتا ہے، جیسے آنا، رونا۔ ایسی صورت میں "یا" لگاتے ہیں، جیسے: آیا، رویا۔

۳ بعض الفاظ اِس قاعدے کے پابند نہیں۔ انہیں یوں ہی یاد رکھنا پڑے گا۔ جیسے جانا سے گیا۔

۴ یہ تمام مثالیں فعل واحد مذکر کی ہیں۔ دوسرے صیغوں کے لیے گردان کی جدول دیکھیے۔

گردان

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ آیا	وہ آئے	تُو آیا	تم آئے	میں آیا	ہم آئے
مؤنث	وہ آئی	وہ آئیں	تُو آئی	تم آئیں	میں آئی	ہم آئیں

سرگرمی

۱ جدول مکمل کیجیے۔

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ گیا					
مؤنث						
مذکر	اُس نے دیکھا					
مؤنث	اُس نے دیکھا					

خرم علی شفیق

نمونہ کاپی

کتابِ اردو

آٹھویں جماعت کے لیے

جوش ملیح آبادی
مظفر وارثی
سجاد حیدر یلدرم
سرسید احمد خاں
ڈاکٹر مزملہ شفیق
علی احسن مارہروی
حنیف شاہد
پرویز ملک
ایم اسلم
علامہ اقبال
خواجہ حسن نظامی
خوشی محمد ناظر
حکیم احمد شجاع
مطلوب الحسن سید
مولانا محمد علی جوہر

آٹھویں جماعت کے لیے

فہرست

حِصّہ اوّل

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	معرفت (نظم)	۳
۲	یارحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم (نظم)	۷
۳	قومی شاعری	۱۱
۴	یدھشٹر کا پہلا سبق	۱۷
۵	مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ	۲۳

حِصّہ دوم

نمبر	عنوان	صفحہ
۶	ظریفانہ (نظم)	۳۱
۷	گزرا ہوا زمانہ	۳۵
۸	پیسے کا سفرنامہ	۴۱
۹	علامہ اقبال مرحوم پر	۴۷
۱۰	تانگے والا	۵۳

حِصّہ سوم

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۱	اندھی پھول بیچنے والی کا گیت (نظم)	۶۱
۱۲	ہوشیار سُراغ رساں	۶۵
۱۳	موت جن کے قدموں میں سرنگوں	۷۵
۱۴	پریوں کی چراگاہ	۸۱
۱۵	قافلہ	۹۳

حِصّہ چہارم

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۶	غزل (نظم)	۱۰۵
۱۷	جوگی (نظم)	۱۰۹
۱۸	بھولا ہوا سبق	۱۱۵
۱۹	غریبوں کا بادشاہ	۱۲۱
۲۰	رُوحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے (نظم)	۱۳۱

سبق ۹

علامہ اقبال مریخ پر

نثر | کہانی | اقبالیات | احترامِ انسانیت | اخلاقی جرأت

مقاصد

۱ اقبالیات کی ایک مختلف جہت سے روشناس ہوسکیں۔
۲ علامہ اقبالؒ کی مثالی دنیا ''مرغدین'' کے بارے میں جان سکیں۔
۳ سائنسی طرزِ فکر میں اسلامی روح کو تلاش کرسکیں۔
۴ احترامِ انسانیت اور مقامِ انساں کو سمجھ سکیں۔
۵ درخواست لکھنے کے اُصول وضوابط سیکھ سکیں۔

پڑھتے ہوئے

۱ مرغدین کی دنیا کی اُن باتوں پر نشان لگایئے جو آپ کی دنیا سے مختلف ہیں۔

میں نے آنکھیں بند کیں اور پلک جھپکتے میں خود کو ایک نئی دنیا میں پایا۔ یہ مریخ تھا۔ یہ زمان و مکان کی ایک مختلف جہت میں موجود تھا، مگر وہی سورج جو ہماری زمین کو روشنی اور توانائی عطا کرتا ہے، اس نے یہاں ایک نئی طرح کے دن رات پیدا کیے تھے۔ ہماری زندگی خود کو وقت کے ہر عمل کے مطابق ڈھال لیتی ہے لہٰذا میں نے مریخ کی دنیا کو سمجھنا شروع کر دیا۔ یہاں ہر نیا دن خوشی کی کوئی نئی وجہ اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔ یہاں لوگ گزرتے وقت کے ساتھ بوڑھے نہیں ہوتے بلکہ ان سے ایک نور پھوٹتا رہتا ہے جس سے دن فضا کو منور کرتا ہے۔ اس سیارے پر زندگی رات اور دن کو توانائی فراہم کرتی ہے اور اسی لیے مجھے خواہش ہوئی کہ زندگی کا جوہر دریافت کروں اور اس کے انداز سے واقفیت حاصل کروں کیونکہ یہاں دنیا کا وجود تب تک ہے جب تک زندگی ہے۔

میں نے ایک مرغزار دیکھا۔ اس مرغزار میں ایک اونچی رصدگاہ تھی۔ اس کی دوربین نے سب سے بلند ستارے کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ دونوں دنیائیں ایک دوسرے سے مشابہت رکھنے کے باوجود کس قدر مختلف ہیں۔ اور جب میں نے اس وسیع دنیا کا سرا ڈھونڈنا چاہا تو میری نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔

رومی نے، جو کہ ایک تیز نگاہ رکھتے ہیں، مجھے کہا کہ اس دنیا کی سیر کرو، اس کے شاندار حسن کو دیکھو اور اس کے بارے میں علم حاصل کرو۔ ''یہ دنیا بہت سے معاملوں میں بالکل ہماری دنیا کی طرح ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''یہ رنگ

مصنف

علامہ اقبال

علامہ اقبال (۱۸۷۷ء سے ۱۹۳۸ء) کا تعارف ایک پچھلے سبق کے ساتھ آپ کی نظر سے گزر چکا ہے۔ اُن کی فارسی تصنیف جاوید نامہ (۱۹۳۲ء) آسمانوں کا دلچسپ سفرنامہ ہے جسے عام طور پر اُن کی سب سے اہم شعری تخلیق سمجھا جاتا ہے۔ یہ سبق اُسی کے چوتھے باب سے ترجمہ اور تلخیص ہے۔

میری لغت

'علامہ اقبال مریخ پر' کے کچھ نئے الفاظ

....
....
....
....
....

وبو سے سجی ہوئی ہے، اس میں شہر ہیں، آبادیاں اور مکانات ہیں۔ مریخ کے رہنے والے، یورپیوں کی طرح ہنرمند ہیں بلکہ روح و بدن کے علم میں یہ ان سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ زمان و مکان پر ان کی گرفت ہم سے کہیں زیادہ ہے۔ جس طرح ہمارے دل ہمارے بدن کے اندر قید ہیں اور اس کے زیرِ اثر ہیں، اہلِ مریخ کے بدن ان کے دلوں کے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اب تم سمجھ گئے ہوگے کہ خوشی کا تعلق دل سے ہے بدن سے نہیں۔ ہماری زمین پر وجود کے دو حصّے ہیں: بدن، جو نظر آتا ہے اور روح، جو نظر نہیں آتی۔ مریخ پر یہ تقسیم نہیں ہے، یہاں فکر کی یکسوئی ہے۔ جب ان میں سے کوئی مرنے کے قریب ہوتا ہے تو رخصت کا یہ تصوّر اس کے اندر ایک نیا ولولہ بھر دیتا ہے اور وہ دو دن پہلے اپنی موت کا اعلان کر دیتا ہے۔ یہاں بدن کو اپنی روح میں سمو لینا اور اس جہان سے اپنے آپ میں سمٹ جانے کو موت کہتے ہیں۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ اہلِ مریخ کے برخلاف ہماری روح ہمارے بدن کے قبضہ میں ہے۔ بہرحال، یہ موقع ہر کسی کو عطا نہیں کیا جاتا لہٰذا ہمیں یہاں ایک دو لمحے ٹھہرنا چاہیے۔

اُس رصدگاہ سے جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ایک بوڑھا آدمی برآمد ہوا جس کی داڑھی بالکل سفید تھی اور جس کی زندگی علم و حکمت کی جستجو میں کٹی تھی۔ وہ تیز فہم تھا اور اس کا لباس عیسائی پادریوں جیسا تھا۔ وہ عمر رسیدہ اور سرو قد تھا، اُس کا چہرہ ترکوں کی طرح چمکتا ہوا تھا، وہ ہر طرح کے علم سے واقف تھا اور اُس کی آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ اُس نے ہمیں دیکھا تو اُس کا چہرہ کھل اُٹھا اور اُس نے فارسی میں ہم سے بات کرنا شروع کی۔ اُس نے ہمیں اپنی دنیا کے لوگوں کی اِس حیرت انگیز ترقی کی کہانی سنائی۔

اُس نے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک پاکباز مریخی تھا جس نے زمین کے سفر کا ارادہ کیا۔ وہ موجودات کی مختلف فضاؤں میں پرواز کرتا ہوا صحرائے حجاز میں جا اُترا۔ جو کچھ اُس نے مشرق اور مغرب میں دیکھا اسے لکھ لیا اور واپس آ گیا۔ ''میں ایران بھی گیا ہوں اور انگریزوں کی سرزمین کی سیر بھی کی ہے،'' مریخی ماہرِ فلکیات نے ہمیں بتایا۔ ''میں نیل اور گنگا کی وادیوں میں بھی پھرا ہوں۔ میں امریکہ، جاپان اور چین میں دھاتوں اور معدنیات کی تحقیق کے لئے بھی گیا ہوں۔ انسانوں کے کارنامے میری نظر میں ہیں گو وہ ہمارے وجود سے بے خبر ہیں۔''

''میں آسمان سے ہوں اور میرا ساتھی زمین سے تعلق رکھتا ہے،'' رومی نے کہا۔ ''یہ ایک آزاد روح ہے اور میں اِسے زندہ رُود کے نام سے پکارتا ہوں۔ ہم آپ کی دنیا میں زندگی کی نئی جہتوں اور نئے تقاضوں کی جستجو میں آئے ہیں۔ کیا آپ ہمیں اپنی دنیا کی سیر کروائیں گے؟''

''یہ برخیا کے گردونواح کا علاقہ ہے،'' ماہرِ فلکیات نے کہا۔ ''برخیا ہمارے پہلے جدِّ امجد کا نام ہے جو تمام مریخ والوں کے باپ تھے، جیسے زمین کیلئے آدم اور حوا ہیں۔ فرامرز نے جو برائی کا سردار ہے، برخیا کو بھی ایک ایسی دنیا کا خواب دکھا کر بھٹکانے کی کوشش کی جو اُس جنت سے زیادہ شاندار تھی جس میں خدا نے انہیں رکھا تھا۔ 'وہ دنیا تمام دنیاؤں سے زیادہ اچھی ہے،' فرامرز نے کہا تھا، اس دنیا میں کسی قسم کی پابندیاں نہیں ہیں۔ ایک ایسی دنیا جہاں خدا ہے نہ اُس کا کلام، پیغمبر نہ جبرئیل!' مگر برخیا اس بیان سے متاثر نہ ہوئے اور فرامرز سے کہا کہ اگر وہ دنیا اتنی ہی

خوبصورت ہے تو تم خود وہاں کیوں نہیں چلے جاتے۔ یوں ہمارے جدِّ امجد نے ابلیس کا فریب نہ کھایا اور خدا نے صلے میں اُن کے لئے یہ دنیا تخلیق کی۔ یہ مرغدین کہلاتی ہے۔ آؤ ذرا اس کا شاندار نظارہ دیکھو۔''

مرغدین شہر ایک شاندار مقام ہے جہاں بلند عمارتیں ہیں۔ یہاں کے لوگ خوبصورت، بے غرض اور سادہ ہیں۔ وہ ایک ایسی زبان بولتے ہیں جو شہد کی طرح میٹھی ہے اور کانوں کو بھلی لگتی ہے۔ وہ مادّی اشیا کے پیچھے نہیں بھاگتے بلکہ علم کے نگہبان ہیں اور اپنی حکمت ہی سے دولت کشید کرتے ہیں۔ اس دنیا میں علم و ہنر کا واحد مقصد زندگی کو مزید بہتر بنانا ہے۔ روپے سے وہاں کوئی واقف نہیں اور اُن کا مزاج بھی آسمان کو سیاہ کرنے والی مشینوں کا غلام بن جانے والا نہیں۔ کسان سخت محنتی اور اپنے حال پر مطمئن ہیں۔ وہاں کوئی زمیندار نہیں جو اُن کی کھیتی کو لوٹ سکے اور پیداوار کا پورا ثمر کسان ہی کو ملتا ہے۔ وہاں علم و حکمت، دھوکے اور فریب کے لئے استعمال نہیں ہوتے۔ اِسی لئے وہاں نہ کوئی فوج ہے نہ قانون نافذ کرنے کی ضرورت۔ کیونکہ مرغدین میں جرم کا وجود ہی نہیں۔ بازار شور و غل اور مانگنے والوں کی پکاروں سے پاک ہیں۔

''یہاں کوئی مانگنے والا نہیں ہے،'' مریخی ماہر فلکیات نے کہا۔ ''نہ ہی کوئی غریب ہے۔ نہ غلام ہے نہ مالک ہے، نہ حاکم ہے اور نہ ہی کوئی محکوم!''

میں نے کہا، ''یہ سب تو خدا کی مرضی سے ہوتا ہے کہ ہم فقیر پیدا ہوں یا کنگال، حاکم پیدا ہوں یا محکوم۔ وہی تقدیر بنانے والا ہے۔ دلائل یا عقل سے قسمت کو بہتر نہیں بنایا جا سکتا۔''

''اگر تم تقدیر کے ہاتھوں تکلیف اٹھا رہے ہو تو خدا سے ایک نئی تقدیر مانگ لینا بالکل جائز ہے،'' ماہرِ فلکیات نے جواب دیا۔ ''خدا کے پاس تمہارے لیے تقدیروں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ تقدیر کی معنویت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہی اہلِ زمین اپنی خودی کھو چکے ہیں۔ تقدیر کا راز یہ ہے: اپنے آپ کو بدل دو اور تمہاری تقدیر تمہارے ساتھ ہی بدل جائے گی۔ اگر تم خاک ہو تو ہوا تمہیں بکھیر دے گی لیکن اگر تم چٹان بن جاؤ تو شیشہ بھی توڑ سکتے ہو۔ اگر تم شبنم کا قطرہ ہو تو تمہاری تقدیر نیچے گر جانا ہے، لیکن اگر تم سمندر ہو تو ہمیشہ رہنا تمہاری تقدیر ہے۔ تمہارے نزدیک ایمان کا مطلب دوسروں سے مطابقت اختیار کرنا ہے اور چونکہ تم خود اپنے آپ سے موافقت نہیں رکھتے اس لیے تمہارے افکار و خیالات تمہارے لیے قید خانہ بن گئے ہیں۔ اگر یہی ایمان ہے تو حیف ہے ایسے ایمان پر جو تمہیں افیم کی طرح نشے میں مبتلا کر دے!''

چند لمحہ توقف کے بعد اضافہ کیا: ''جس طرح روح خدا کی طرف سے ہے، اُسی طرح یہ مادّی دنیا بھی اُسی کی ہے۔ اپنی ملکیت کو امانت سمجھو جو خدا کی طرف سے تمہارے سپرد کی گئی ہے۔ تب دیکھو گے کہ غربت اور ناانصافی ختم ہو جائیں گے۔ ہیرا تب تک ہیرا ہے جب تک تمہاری نظر میں قابلِ قدر ہے، ورنہ وہ محض پتھر کا ایک ٹکڑا ہے۔ تم دنیا کو جس انداز میں دیکھو گے دنیا ویسی ہو جائے گی۔ آسمان اور زمین بھی خود کو اُس کے مطابق تبدیل کر لیں گے۔''

علامہ اقبال کے جاوید نامہ سے ترجمہ اور تلخیص

از مزّملہ شفیق

مشق

۱. اس کہانی میں مریخ کے لوگ زمین کے لوگوں سے کس طرح مختلف ہیں؟
۲. اس کہانی میں مریخ کے لوگ موت کا سامنا کس طرح کرتے ہیں؟
۳. مرغدین کیا ہے اور یہ کس طرح زمینی دنیا سے مختلف ہے؟
۴. مرغدین کس طرح وجود میں آئی؟

پڑھنے کے بعد

۱ مرغدین کی جو باتیں آپ کی دنیا سے مختلف ہیں، اُن میں سے کوئی پانچ یہاں درج کیجیے جو آپ کو پسند آئی ہوں۔

	شمار

۲ اپنی بنائی ہوئی فہرست میں آپ کو جو چیز سب سے زیادہ اہم لگتی ہو اُس پر نمبر ا لکھیے۔ اسی طرح باقی چیزوں پر اُن کی اہمیت کے لحاظ سے ۵ تک نمبر لگائیے۔

۳ کیا آپ اپنی دنیا کو مرغدین بنانا چاہتے ہیں؟ کیوں یا کیوں نہیں؟ یہاں دی ہوئی جگہ میں اس کے بارے میں اپنے خیالات واضح طور پر درج کیجیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

۴ گروپ میں گفتگو کیجیے:

سبق 'علامہ اقبال مرّیخ پر' میں آپ نے مرغدین کے بانی برخیا کے بارے میں جو کچھ پڑھا، اُس میں اور قائداعظم محمد علی جناح میں کون سی خصوصیات مشترک اور کون سی مختلف ہیں؟

تحقیق کے راستے

مرغدین

یہ ہماری بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ ہمارے معاشرے میں لوگ عام طور پر علامہ اقبال کی مثالی دنیا مرغدین کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اِس سلسلے میں آپ کا کردار بھی اہمیت رکھتا ہے۔ آپ دوسروں کو مرغدین کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔

۱ اِس سبق سے مرغدین کے بارے میں وہ معلومات نیچے دیے ہوئے صفحے میں لکھیے جو آپ کے خیال میں دلچسپ یا اہم ہیں اور جنھیں دوسروں تک پہنچا کر آپ کو خوشی ہوگی۔

۲ یہ معلومات اپنے اطراف کے پانچ لوگوں تک پہنچائیں اور اُن کے نام نیچے دی ہوئی فہرست میں درج کیجیے۔

۱	۴
۲	۵
۳	

قواعد نامہ

درخواست

درخواست لکھنے کی مشق آپ نے پچھلی جماعتوں میں بھی کی ہوگی۔ اب یہ بات سمجھ لیجیے کہ درخواست بھی خط ہی کی طرح ہوتی ہے لیکن یہ ہمیشہ کسی حاکم، افسر یا اُستاد کو کسی ضرورت کے تحت لکھی جاتی ہے۔ خط کی طرح اس کے بھی پانچ حصے ہوتے ہیں، لیکن خط کی نسبت ترتیب ذرا مختلف ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ بھی کچھ دوسرے فرق ہوتے ہیں:

١ القاب و آداب اور مخاطب کا پتہ: جسے درخواست بھیجی جائے سب سے پہلے مناسب لقب کے ساتھ اُس کا عہدہ اور پتہ تحریر کیا جاتا ہے، جیسے: بخدمت جناب گورنر صوبہ سندھ، گورنر ہاؤس کراچی۔

٢ خطاب: اگلی سطر کے شروع یا درمیان میں ''جنابِ عالی'' یا ''جنابِ والا'' وغیرہ کے الفاظ لکھے جاتے ہیں، جن کا مقصد اُس شخص کو ادب کے ساتھ مخاطب کرنا ہوتا ہے جسے درخواست لکھی جا رہی ہو۔

٣ درخواست کا مضمون: اگلی سطر سے اپنا مقصد بیان کیا جاتا ہے، جسے عام طور پر ''گزارش ہے'' یا ''التماس ہے'' جیسے الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔ وہ اصل بات جس کی وجہ سے درخواست بھیجی جا رہی ہے، لکھی جاتی ہے۔ یعنی باقی چاروں حصے چھوڑ کر باقی پوری درخواست، ''درخواست کا مضمون'' کہلاتی ہے۔

٤ خاتمہ: درخواست کے مضمون کے نیچے ایک نئی سطر میں کسی مودبانہ لفظ کے ساتھ اپنی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جیسے: درخواست گزار۔ العارض۔ اِس کے نیچے اپنا نام لکھتے ہیں۔

٥ اپنا پتہ اور تاریخ: آخر میں اپنا مکمل پتہ اور تاریخ درج کرتے ہیں۔

سرگرمی

١ آپ کے خیال میں آپ کے صوبے کا اہم ترین مسئلہ کیا ہے اور اِسے کس طرح حل کیا جا سکتا ہے؟ اِس پر غور کر کے صوبے کے گورنر کے نام درخواست لکھیے جس میں مسئلہ بیان کیجیے اور ساتھ ہی اس کے حل کے لیے اپنی تجویز بھی پیش کیجیے۔

٢ اگر آپ کی اُستانی (یا اُستاد) اور والدین مناسب سمجھیں تو لکھنے کے بعد یہ درخواست واقعی گورنر کو بھجوائی بھی جا سکتی ہے۔

معلومات

عربی میں گنتی

اُردو پر عبور حاصل کرنے کے لیے عربی کی بنیادی گنتی کا علم بھی مفید ہے۔

٠	صفر	١٥	خمس عشر
١	احد	١٦	سِتّ عشر
٢	ثانی	١٧	سبع عشر
٣	ثلاث	١٨	ثمانی عشر
٤	اربع	١٩	تسع عشر
٥	خمس	٢٠	عشرون
٦	سِتّ	٣٠	ثلاثون
٧	سبع	٤٠	اربعون
٨	ثمانی	٥٠	خمسون
٩	تِسع	٦٠	سِتّون
١٠	عَشَر	٧٠	سبعون
١١	احد عشر	٨٠	ثمانون
١٢	اثنا عشر	٩٠	تسعون
١٣	ثلاث عشر	١٠٠	مِائة
١٤	اربع عشر	١٠٠٠	الَف